مسافرانِ آخرت

ادارہ

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن کا سانحہ ارتحال: عالم اسلام کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن طویل علالت کے بعد 9 دسمبر 2010ء کو اپنے آبائی علاقہ ضلع بجنور بھارت میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر 100 سال تھی۔ آپ گزشتہ 30 سال سے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔

آپ کا شمار عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیات میں ہوتا تھا، آپ اپنے علمی، اخلاقی اور روحانی اوصاف کی بنا پر ایک معروف اور غیر متنازع شخصیت کے طور پر مشہور تھے۔ مولانا مرغوب الرحمٰن نے 1932ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، 1962ء میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے ممبر منتخب ہوئے۔ 1982ء میں آپ کو دارالعلوم دیوبند کا مہتمم نامزد کیا گیا۔ آپ نے اپنے دور اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کو علمی، تعمیراتی اور دیگر کئی شعبوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ نظام تعلیم میں اصلاحات کر کے جدید علوم کو دارالعلوم کے نصاب میں شامل کیا اور کئی نئے تعلیمی شعبے قائم کیے۔

آپ کی رحلت عالم اسلام کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور آپ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا شاید آئندہ پُر نہ کیا جاسکے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کاملہ فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا نور محمد صاحب آف وانا کی شہادت: 12 رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق 23 اگست 2010ء کو حضرت مولانا نور محمد صاحب درس قرآن سے فراغت کے بعد اپنی مسجد کے صحن میں خودکش دھماکہ سے شہید ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا نور محمدؒ دسمبر 1936ء میں گاؤں مکی بیزن خیل ضلع بنوں میں پیدا ہوئے، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے

والد مرحوم مولوی نظر محمد عرف خان مولویؒ سے وانا میں حاصل کی۔

آپؒ ہر وقت دینی تعلیم کے حصول میں مصروف رہتے، اس جذبۂ تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مختلف علاقہ جات کا سفر کیا، پہلے پہل علم کی تحصیل کے لئے 1948ء میں کانیگرم کا سفر کیا اور وہاں مختلف قسم کی دینی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد دو سال ضلع بنوں کے ایک گاؤں تزیری بیزان خیل میں گذارے اور وہاں صرف ونحو کی مشہور کتابیں پڑھیں اس کے بعد بنوچی قبیلہ کے گاؤں ظالم دلو خیل میں مولانا محب اللہ صاحب کی مسجد میں اصول فقہ اور نحو کی دیگر کتابیں پڑھیں، آخر کار 1951ء میں والد صاحب کے مشورے پر پاکستان کے مشہور دینی مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلہ لیا اور دورۂ حدیث تک اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ الغرض 1955ء میں آپ کی فراغت اسی مدرسہ قاسم العلوم سے ہوئی اور دورۂ حدیث کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

مولانا صاحبؒ کے بچپن کے زمانہ میں پورے وزیرستان میں صرف چند تعلیم یافتہ حضرات تھے، اس کے علاوہ تعلیم کا نام ونشان تک نہ تھا، مستند علماء کرام میں صرف مولانا شمس الدینؒ اور مولانا غلام اللہؒ تھے، اگر چہ کچھ دیگر مستند علماء کرام بھی موجود تھے، لیکن ان کا تعلق وزیر قوم سے نہ تھا۔ مولانا نور محمدؒ کی برکت سے آج پورا وزیرستان علم کی عظیم نعمت سے مالا ل ہے، تمام قبائل میں یہ قبائلی علاقہ (جنوبی وزیرستان) ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے، سینکڑوں کی تعداد میں اسلامی مدارس ورسکول وکالج قائم ہیں اور تقریباً یہ علاقہ تعلیمی لحاظ سے خود کفالت کی طرف گامزن ہے، اس سلسلہ میں مولانا نور محمدؒ نے کافی عرصہ سے اپنے عظیم مدرسہ دار العلوم وزیرستان وانا میں دینی وعصری دونوں علوم کو لازم قرار دیا ہے اور اس کے بیش بہا فوائد سامنے آچکے ہیں اور آرہے ہیں، اب تک ہزاروں کی تعداد میں اس مدرسہ سے طلبہ کرام فیضیاب ہو چکے ہیں اور فیضیاب ہو رہے ہیں، گویا کہ مولانا نور محمدؒ کا مدرسہ تمام دیگر علاقائی مدارس کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا نور محمد صاحبؒ کی مشہور تصانیف: (1) جدید فقہی رسائل ومسائل (2) علوم الانبیاء اور تسخیر کائنات (3) داڑھی کے دینی ودنیاوی فوائد (4) جہاد افغانستان (5) رمضان شریف میں انجکشن لگوانے کا حکم (6) زکوٰۃ وعشر کے معرکۃ الآراء مسائل (7) اسلامی انقلاب اور جہاد اسلام (8) ایضاح المقال فی رؤیۃ الہلال (9) منشیات کی تباہ کاریاں (10) شجرکاری کے فوائد شریعت اور سائنس کے آئینہ میں (11) مشترکہ خاندانی نظام اور شرعی حجاب (12) جمہوریت عقل ونقل کے آئینہ میں۔

بہر حال زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں، جس میں مولانا صاحبؒ کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپؒ کے برکات تا قیامت پورے علاقہ بلکہ پورے اہل اسلام پر جاری وساری رکھے۔ آپ کی مغفرت فرمائے اور سیئات سے درگذر فرمائے۔ آمین

مولانا احسان اللہ ہزاروی کا سانحہ ارتحال: مؤرخہ 20 ذی الحجہ 1431ھ کو ممتاز عالم دین، سابق ایم پی اے جمعیت